تو مین فقیر ہون اس جملہ مین کنایۃً ایک گونہ طلب مال اور سوال پایا جاتا ہے
- اگرچہ صراحت نہین ہے

محرم نہین ہے تو ہی نواہاے راز کا | **یان ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا**

یان = یعنے دنیا مین یا محفل سماع یا بزم نشاط مین - محرم = رازدار - واقف کار
اور یہہ مجازی معنے ہین - بعض گروہ صوفیہ کے پاس سماع جائز ہے اور یہہ
سمجھتے ہین کہ اسکے ذریعہ سے تقرب الی اللہ حاصل ہو سکتا ہے - تو معلوم ہوا کہ
اس شعر مین مخاطب علماے ظاہرین یا وہ لوگ مخاطب ہین جو سماع کے
مخالف ہین - شاعر کہتا ہے کہ اے مخالف سماع تو نواہاے راز کا رازدار اور
واقف کار نہین ہے اگر تجکو وقوف ہوتا تو تو ہر ایک حجاب کو پردہ ساز تصور کرتا -
یعنے سماع کی مخالفت عدم وقوف کی وجہ سے ہے - ساز مین پردے ہوتے
ہین لہذا حجاب کا لفظ ساز کے ساتھہ مناسبت رکہتا ہے - نوا = یعنے نغمہ
اور موسیقی کے مقامون سے ایک مقام کا نام ہے لہذا یہہ لفظ بہی ساز کے
ساتھہ مناسبت رکہتا ہے - حجاب = پردہ

رنگ شکستہ صبح بہار نظارہ ہے | **یہہ وقت ہے شگفتن گلہاے ناز کا**

ناز = سواے معنی مشہور کے سرو کے اقسام مین سے ایک قسم ہے اور اسکو
ناز اسواسطے کہتے ہین کہ شمائل نہین ہوتا - یہہ بات معلوم ہے کہ سرو کو پہول
اور پہل نہین ہوتے یہان شاعر نے یہہ مضمون اخذ کیا ہے کہ ہم عاشقون کا

گلستان اور ہم عاشقون کی صبح بہار ہماری رنگ شکستہ ہے اور کچھہ نہین - جیسے سرو ناز کو پہول اور پہل نہین ہوتے اسیطرح ہماری صبح بہار نظارہ کو پہول اور پہل نہین ہوتے بلکہ یہان صبح بہار ہی نہین ہے صرف ہمارے ہی رنگ شکستہ کا نظارہ ہے - یہان باغ کہان اور یہان بہار کہان - یہان سرو ناز کے پہول کہل رہے ہین ظاہر ہے کہ سرو کو پہول نہین ہوتے اس سے یہہ بات نکالی کہ ہمکو بہار اور باغ نہین ہے بلکہ ہم شکستہ خاطر اور شکستہ رنگ ہین **شوکت** بخارائی کا شعر ہے ؎ ز جوش گریہ ما گاہوارہ بیتاب است بیاض دیدہ آہوست شیر دایہ ما * جو علما اور ادبا شوکت کی طرز خیال بندی سے ناآشنا اور ناواقف تہے اُنہون نے شوکت کے اس شعر پر یہہ اعتراض کیا تہا کہ ہرن کی آنکھہ مین سفیدی نہین ہوتی اور بعض صاحبون نے ارشاد فرمایا تہا کہ شاید ایران کے ہرنون کی آنکھہ مین سفیدی ہوتی ہوگی غرض خیال بندی نے بہت سے لایق لوگون کو بہکا دیا اور یہہ بات ذہن مین نہ آئی کہ قائل کا عین مقصود یہی ہے کہ ہرن کی آنکھہ مین سفیدی نہین ہوتی ہے اور اسیواسطے یہہ کہا ہے کہ ہماری دایہ کا دودہ چشم آہو کی سفیدی ہے چونکہ ہرن کی آنکھہ مین سفیدی نہین ہوتی لہذا اُس سے یہہ استعارہ کیا کہ دودہ نہین ہے - مرزا غالب مرحوم چونکہ شوکت کے مقلد تہے لہذا انہون نے شوکت کی اسی ترکیب سے یہہ ترکیب نکالی ہے اور درحقیقت مرزا کا یہہ شعر اپنے رنگ مین لاجواب ہے اور مرزا کی عالی دماغی اور نازک خیالی کا عمدہ ثبوت دے رہا ہے - خیال بندی سے

عمدہ چیز مگر اُسیوقت جب اُسکے اصول اور قواعد مقرر ہو جائین - مرزا غالب کے
اس شعر کے معنے جو مین نے بیان کئے ہین اُن کے سواے کوئی دوسرے
معنے مربوط اور چسپان نہین ہوتے - شوکت بخارائی کا ایک ور شعر
اسی قسم کا ہے وہ کہتا ہے ؎ شنیدہ اند بتان چین کلام مرا نوشتہ
اند بآب عقیق نام مرا - آب عقیق = کوئی سیال چیز نہین ہے جس سے
کچھہ لکھہ سکین - پس آب عقیق سے یعنے جلای عقیق اور رونق عقیق - لہذا دوسرے
مصرع کا یہہ مطلب ہے کہ بتانِ چین مجکو بھول گئے اور فراموش کر گئے دیکھیے
خیال بندی اور تازہ تراکیب یہہ ہین جو نہایت لذیذ اور دلچسپ ہوتے ہین
مگر بعض مضمون جادۂ خیال بندی مین بالکل غیب اور بے پتہ ہو جاتے ہین
یہہ اون کے مصنفون کی کم استعدادی کا باعث ہے یا خیال بندی کے
فروع اور اصول مقرر نہونے کا سبب ہے یا یہہ جادہ ہی کچھہ ایسا ہے کہ کہین
بہار اور لطف دیتا ہے اور کہین دردسر اور رنج پہونچاتا ہے اور کہین غائب
از نظر ہو جاتا ہے **نظارہ** - یعنے دیکھنا - یہہ لفظ تشدید کے ساتھہ ہی
مگر **تخفیف** کے ساتھہ بھی بولتے ہین - **رنگ شکستہ** = یعنے رنگ رفتہ - جو
رنگ چہرہ سے اُڑ گیا اُسکو رنگ شکستہ کہتے ہین - شکستہ رنگ کے
صفات مین سے ہے -

تو اور سوے غیر نظرہاے تیز تیز	مین اور دکھ تری مژہ ہاے دراز کا

دونون مصرعون مین اور ملازمہ کا ہے یعنے تیرے لئے وہ لازم ہے اور میرے لئے

یہہ لازم ہے یعنے غیر کی طرف تیز تیز نگاہین کرنا تیرے لئے لازم ہے اور تیرے مژگانِ دراز کا غم کہانا میرے لئے لازم ہے۔ مطلب یہہ کہ معشوق جو غیر کی جانب یکہتا ہے تو مجکو غم و الم ہوتا ہے دکھہ = رنج و اندوہ و غم و الم۔ غیر = رقیب۔

صرفہ ہے ضبطِ آہ مین میرا۔ وگرنہ مین
طعمہ ہون ایک ہی نفسِ جانگداز کا

صَرفہ یعنے فایدہ و منفعت و نفع۔ طعمہ = نوالہ و لقمہ۔ نفس = دم اور سانس۔ اگر ضبط آہ نکرون تو ایک ہی نفسِ جانگداز کا طعمہ ہون لہذا ضبط آہ مین میرا صرفہ ہے۔

ہین بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے
ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا

جب شراب تیز اور تند ہوتی ہے تو شیشے شراب کے خود بخود اُچھلتے ہین اور ٹوٹ جاتے ہین جیسے سوڈا واٹر اور لمونیڈ کے شیشے کہ جب سوڈا وغیرہ تیز اور پرجوش ہوتا ہے تو شیشے خود بخود اُڑتے ہین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہین۔ بساط = یعنے فرش۔ ازبسکہ جوش بادہ سے شیشے اُوچھل رہے ہین لہذا بساط کا ہر ایک گوشہ گویا شیشہ باز کا سر ہے۔

کاوش کا دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرض اس گرہِ نیم باز کا

گرہِ نیم باز سے مراد دل ہے۔ دل اور گرہ مین تشبیہ ہوتی ہے وجہ شبہ

کو چکی اور مدور ہوتا ہے - نیم باز = یعنے نیم کشادہ اور آدہا کہلا ہوا - کر ہے = اب متروک ہے اسکی جگہ مین کرتا ہے یا کریگا کہتے ہین کہ = کاف تعلیل کا ہے اسکے معنے ہین کیونکہ - یہان ناخن کے حقیقی معنے مراد ہین کیونکہ دل کو گرہ نیم باز کہا ہے اور گرہ کے لئے ناخن حقیقی درکار ہے نہ مجازی - **کاوش** = کافتن کا حاصل بالمصدر ہے کاوش یعنے کہودنا - تفحص و تجسس - یہہ کاو کاو کا مترادف ہے اور اس کے معنے مین اسی رسالے مین مفصل لکہہ چکا ہون - اس شعر مین دل قرض دہ اور ناخن قرض گیر اور کاوش قرض ہے اسیواسطے دل اپنے مال کا تقاضا کرتا ہے جو کاوش ہے -

تاراجِ کاوشِ غمِ ہجراں ہوا اسد	سینہ کہ تہا دفینہ گہرہائے راز کا

دفینہ = جو مال زمین مین دفن ہو اُسکو دفینہ کہتے ہین - مجازی معنے خزانے کے ہین - سینہ مبتدا اور تاراج کاوشِ غمِ ہجران اسکی خبر اور ہوا فعل ناقص ہے - اسد = منادی یعنے اے اسد - یعنے غمِ ہجران نے میرے سینہ کو جو گہرہاے راز کا دفینہ تہا برباد کردیا یعنے غمِ ہجران نے ہمکو مار ڈالا اور ہمارے مرگ کا باعث ہوا اور ہماری کچہہ قدر اُنکی سے (سے) نہ رہی

تاراج کاوش غم ہجران بشد اسد ٭ سینہ کہ بد دفینہ گہرہاے راز را ٭ ذرا تغیر مین شعر فارسی ہو گیا -

بزمِ شاہنشاہ مین اشعار کا دفتر کہلا	رکہیو یارب یہہ درِ گنجینۂ گوہر کہلا